

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ایڈیٹر مسٹر قاسم علی احمدی



قادیان

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (حصہ)

جلد ۱۳ قادیان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۸ رجب ۱۳۴۷ نمبر (۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینہہ دران لاہور

غیر مبیین کے اخبار پیغام نے دعوت نمبر میں ایک نظم زیر عنوان "کینہہ سالانہ" مرتبی اٹال بی۔ اے پیغامی کی نظم سے نقل کی ہے۔ جس میں شاعر صاحب اپنے احباب لاہور کو کینہہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس نظم کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ "ان سے کہتا ہوں جو ہیں کینہہ دران لاہور" پھر آٹھواں مصرعہ اس عقیدہ کو کہ کینہہ دران لاہور سے مراد پیغامی ہیں۔ خوب حل کر دیتا ہے۔ اور وہ یہ مصرعہ ہے "مرجع خلق بنے نکتہ دران لاہور" پس جن کو نکتہ دران لاہور ہے۔ ان کو ہی کینہہ دران لاہور ہے۔ کیونکہ دونوں مصرعوں کی ترکیب ایک ہی ہے۔ لہذا پیغامیوں کو یہ نامیش جو نکتے ایک ادیب انشا پر داز نے کینہہ دران لاہور دیا ہے مبارک ہو۔

فاروق کا نکتہ دران لاہور سے خطاب

ہم کو معلوم ہے سب شوکت و شان لاہور
جلد مٹ جائیگا یہ نام و نشان لاہور
ایک بے شرم جو رہتا ہے میان لاہور
کیا سخوس تھا حضرت وہ مکین لاہور
بڑھ گئی اسے اسفل سے بھی شان لاہور
دشمن دین بنے کینہہ دران لاہور
ردینے پیٹ کے سر سوختہ جان لاہور
بیٹھ کر صف پہ یہ سب نوحہ کنان لاہور
ہونگے یہ چاروں ہی خود مرثیہ خوان لاہور
یاد رکھو اسے اے نکتہ دران لاہور
گناہ مل کے اسے بادہ کنان لاہور

کھول کر کان سنو! کینہہ دران لاہور
کیا مسجائے دماں نے نہیں فرمایا تھا
کیونکہ طوفان منکالت کا ہے اٹھنا اس سے
جس جگہ جا کے ہوا فوت وہ اللہ کا بنی
اُس گڑھے میں ہی خدا نے تہیں جا کر پھینکا
قدرت حق کے عجب ہم نے کرشمے دیکھے
آپ کے جلسہ میں کیا ہو گا وہ سن لو ہم سے
اپنی بد نیتی پہ پھر مل کے کریں گے ماتم
مولوی خواجہ دیقوب و بشارت احمد
کینہہ دران لاہور خود تم نے کیا ہے اقرار
نظم پیغام سے فاروق کی نظم اعلیٰ ہے

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈیٹڈ بمصرہ کی طبیعت قدرے ناساز رہی۔ نماز جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھائی۔ احباب دعا و صحت کریں۔
(۲) ۱۵ دسمبر کو زیر اہتمام لوکل انجمن احمدیہ قادیان تمام احمدی و غیر احمدی مسلمانوں کا جلسہ رسالہ شہی سماچار کے اس مضمون کے خلاف صدارت احتجاج بلند کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ رسالہ مذکور کے آرٹیکل نے انبیاء اسلام اور بانی اسلام صلعم کے خلاف نہایت تنگ آئینہ اور دلائل مضمون لکھ کر مسلمانوں کو رنج

۲۰ رنج پیغامی (مضمون)

نوٹ کر لو

فاروق کا اگلا پرچہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء بوجہ مصروفیت جلسہ سالانہ شائع نہیں ہو گا۔ اس پرچہ کے بعد انشاء اللہ ۷ جنوری ۱۹۲۸ء کا فاروق آپ کی خدمت میں پہنچے گا۔

سکاؤٹس جامعہ مدرسہ احمدیہ کا

قابل قدر ایثار

(پیش)

جامعہ مدرسہ احمدیہ کے سکاؤٹس کی (مجلس منتظمہ) منعقدہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۸ء میں پیش ہو کر یہ پاس ہوا کہ تمام سکاؤٹس بیچندہ جلسہ سالانہ میں حصہ لیں۔ ہمارے مانی سیکرٹری صاحب اس پر مصر تھے کہ ہر ایک سے ایک مین رقم لی جائے۔ اور اس طرح سے کم از کم بیچندہ روپے سکاؤٹس کی طرف سے دیئے جائیں۔ مگر میں نے رقم جمع کرنا مناسب نہ سمجھی۔ کیونکہ ہر ایک طالب علم کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک کے اخلاص پر چھوڑا۔ جتنا چاہے بیچندہ روپے۔ چنانچہ اسی کوٹ آف آئرز کے ممبروں نے جو وعدے لکھائے وہ سب روپے جمع کر لئے۔

اس کے بعد تمام سکاؤٹس کے عام اجلاس میں یہ تحریک پیش کی گئی۔ جس پر تمام سکاؤٹس نے حسب توفیق بیچندہ کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس وقت تک قریباً انہی روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اور امید ہے کہ ابھی اور زیادہ ہوں گے۔

جامعہ مدرسہ احمدیہ کے بچے عموماً غریب ہیں اور بہتوں کو نہایت تنگی سے اپنے ضروری اخراجات ہیا ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے ایثار کا خاص نمونہ دکھایا۔ اور اپنے کھانے اور پہننے کے اخراجات کو کم کر کے یہ بیچندہ دیا ہے۔ اور بعض دس دس بارہ سال کے بچوں نے دو دو تین تین روپے سے زیادہ کے وعدے کئے ہیں۔ جو امید ہے کہ ان میں وصول ہو جائیں گے۔

علاوہ ازیں ہمارے سکاؤٹس نے یہ بھی ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تقابلے اس سال وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کو کم کرنے کے لئے بعض جسمانی خدمات بھی سرانجام دیں گے۔ چنانچہ اس سال وہ جلسہ گاہ کو نو دیا کریں گے۔ جس سے بہت سے مصارف مزدوری

وغیرہ بچ رہیں گے۔ میں نے بعض مالی مشکلات کے ماتحت اپنی ایک تنخواہ کا بیچندہ فی صدی جلسہ سالانہ کے بیچندے کے لئے وعدہ کیا تھا۔ بچوں کے اس ایثار کو دیکھ کر مجھے ندامت ہوئی۔ اور میں نے یہ بیچندہ اپنی ایک تنخواہ کا بیچندہ فی صدی کر دیا۔ علاوہ ازیں یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ بجائے گوشت کے دونوں وقت دال کھاؤں گا کیونکہ میں ایک وقت گوشت کھاتا ہوں اور دوماں تک اپنے کپڑے استری نہیں کروں گا (اس طرح سے ہر ایک دوست کم از کم ایک روپیہ دو ماہ میں بچا سکتا ہے) اس سے جو بچت ہوگی۔ وہ بھی بطور بیچندہ پیش کر دوں گا۔ میں نے یہ باتیں بطور نمونہ لکھی ہیں۔ ہر ایک دوست اپنے اخراجات میں۔ ایسے بعض لوازمات اڑا کر جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے بچا سکتا ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ ایک بڑی رقم بن سکتی ہے۔

یہ بیچندہ سطور اس لئے لکھ دی ہیں۔ تاکہ ان مخلص بچوں کا نمونہ دیکھ کر دیگر اصحاب کو بھی تحریک ہو اور ساتھ ہی دوسرے بچوں کو بھی تحریک کرنا ہوں۔ کہ وہ ان بچوں کے نمونہ کو دیکھ کر بسیک کہیں۔ اور اگر ہر ایک اپنے روزانہ اخراجات میں سے کچھ حصہ بچائے۔ تو ضرور وہ جلسہ سالانہ کے بیچندہ کے لئے ایک معقول رقم جمع کر کے بھیج سکتا ہے۔ والسلام (غاکسار عبد الواحد سکاؤٹ ماسٹر)

ہزار کیلنسی جعفری ڈی مٹھوری

کی تقریر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب گورنمنٹ)

(پیش)

۲۶ نومبر ۱۹۲۸ء کو مجلس واضح آئین پنجاب میں ہزار کیلنسی گورنر صاحب بہادر بالقباب نے مفصلہ ذیل تقریر فرمائی۔

پیشتر اس کے کہ میں اور مباحثہ پر تقریر کروں۔ میرے

ذمہ ایک فرض کا ادا کرنا ہے۔ ہزار کیلنسی سر میکم ہیلی کو بڑا رنج تھا۔ کہ حالات نے انہیں اس صوبہ سے ایسے وقت میں روانہ ہونے پر مجبور کر دیا۔ جبکہ روزگاری سے پیشتر ان کے پاس مجلس واضح آئین پنجاب کے ارکان کو آخری بار ملنے اور انہیں الوداع کہنے کا موقع بھی نہ مل سکا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں ان کی طرف سے پنجاب لیجلیٹو کونسل کے صدر اور ارکان کو مفصلہ ذیل پیغام بچھا دوں۔

سر میکم ہیلی کا پیغام

مجھے نہایت رنج ہے۔ کہ حالات نے میری روانگی سے پیشتر پنجاب لیجلیٹو کونسل کے ممبروں کو ملنے کا اور ان کو کسی طور پر الوداع کہنے کا موقع نہیں دیا۔ مجھے رنج صرف اس امر کا نہیں ہے کہ مجھ کو ان کے ساتھ ملکر ان سالوں کے واقعات پر تبصرہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ جس کے متعلق یقیناً اس امر کا اعتراف کیا جائیگا۔ کہ وہ پنجاب کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ نہ میرا رنج اس بات کے لئے ہے کہ میں آخری بار اتفاق و تعاون اور ذمہ داری کے اس احساس کی داد دینے کے قابل نہیں ہو سکا۔ جس کا اس کونسل نے اس دوران میں سیاسی اور مادی ترقیات کے مسائل پر غور کرتے وقت ثبوت دیا ہے۔

بلکہ مجھے حقیقی رنج اس امر کا ہے۔ کہ میں اپنے اس کونسل کے دوستوں کو نہ تو بڑا اتنی طور پر الوداع کہہ سکا۔ نہ ان سے مل کر ان کی زندگیوں کے لئے حصول مسرت کی دعا مانگ سکا۔ اور نہ ان کی ان خدمات کی کامیابی کی امید کا اظہار کر سکا۔ جو وہ پنجاب میں اپنے عہدائوں کی سرانجام دے رہے ہیں۔

لیکن دعا اور خواہش دل کی ہوتی ہے۔ میں اس کا اظہار ان کے سامنے صرف از روئے اخلاص ہی نہیں کرتا۔ بلکہ از راہ تشکر میں اس دوستی کے لئے بھی کرتا ہوں۔ جو ان کو مجھ سے پیدا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۸ء

جلسہ احمدیہ اور جلسہ پیغمبریاں

اہل پیغام نے اس سال بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ کہ کسی طرح پیغام بند ناگ لاہور میں بھی تین چار دن مردم شماری ہو جائے۔ جہاں وہ مرکزی کاموں کی سب نقلیں اتار رہے ہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعودؑ کے مقرر کردہ سالانہ جلسہ کی بھی نقل کرتے ہیں۔ اور اس کی تاریخیں وہ مرکز قادیان کے اصلی جلسہ سالانہ سے تین دن پہلے کی مقرر کرتے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کا مقرر کردہ جلسہ جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہو تو وہ ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر کو رکھتے ہیں۔ یہ اس غرض سے کہ قادیان کے اصلی جلسہ پر جانے والے چونکہ ۲۶ دسمبر سے پہلے وہاں پہنچیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ ۲۴ اور ۲۵ دسمبر کو روانہ ہوں۔ اور راستہ میں نقلی جلسہ میں بھی بیٹھ جائیں جس سے کچھ تو رونق یہاں بھی ہو جائیگی۔ اور ہم یہ کہہ سکیں کہ کوچی صدر ہمایا یحییٰ بھی ہمارے جلسہ میں آئے تھے۔ اگرچہ اس منصوبہ میں وہ اب تک ناکام ہی رہے۔ تاہم اپنا جال پھینکتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ اس سال ۲۳ نومبر کے پیغام جنگ میں اعلان کیا کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں پیغام کا ایک خاص پرچہ دعوت نمبر کے نام سے منسلک ہو گا۔ یہ نمبر انشاء اللہ نہایت دلچسپ اور مفید ہو گا۔ پھر متواتر اس کی اہمیت پر ہر پرچہ میں زور دیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ ۳۰ نومبر کے پیغام میں دعوت نمبر

کی تیاری کے لئے ہم دسمبر کا پرچہ بھی شائع ہونا بند کر دیا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ خدا جانے کس آن بان اور شوکت و شان سے پیغامیوں کا دعوت نمبر نکلے گا۔ جس کی تیاری کے لئے ایک پرچہ ہی درمیان میں شائع ہونے والا رک گیا ہے۔ آخر بڑی انتظار کے بعد موعودہ دعوت نمبر ۷ دسمبر کو نکلا۔ پہلے تو سمجھ میں نہ آیا۔ کہ یہ کوئی خاص نمبر یا دعوت نمبر ہے۔ مگر پھر پڑھنے سے اور بھی اس کی وقعت کم ہو گئی۔ آخر پیشانی پر دعوت نمبر لکھا ہوا دیکھا۔ تب پتا لگا کہ خیر سے یہی وہ موعودہ نمبر ہے۔ جس کے ٹائٹل کے پیشانی پر کاپی جمائے جانے کے بعد سنگسار سے پتھر پر ہی دعوت نمبر کا ناموزون نام لکھوایا گیا ہے۔ اس نمبر میں کوئی خصوصیت ہے یا سب سے بڑی بات جو اس میں ہے۔ وہ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ۱۸۹۱ء میں ایک اشتہار قادیان میں سالانہ جلسہ کے تقرر کا دیا تھا۔ اس کو نقل کر کے یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا اہل پیغام کا یہی وہ جلسہ ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے ڈالی تھی۔ اور جن اغراض کو اس اعلان میں حضرت اقدسؑ نے بیان فرمایا ہے۔ وہ سب پیغام بلڈنگس میں کرسمس کے ایام میں جمع ہونے سے حاصل ہوا کرینگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
دوسری خصوصیت اس دعوت نمبر میں یہ ہے کہ دو تین غیر احمدیوں کی طرف سے عام لوگوں کو لاہوری جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ جو بڑا اہم مارا ہے۔
تیسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے اپنے پنجیل مردوں عورتوں جوانوں اور عام مسلمانوں کو دعوت شمولیت جلسہ دی ہے۔ جس میں یہ تعین بھی کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح مبارک اس ناہوری جلسہ میں کام کر رہی ہے جیسا کہ فرماتے ہیں۔ کہ :-

وہ مذہبی علوم جن کا دروازہ حضرت مسیح موعود

کے ذریعہ سے کھولا گیا۔ اب لاہور کی اس مختصر جماعت کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وارث بنایا ہے۔ (کیوں نہیں! یہ سنو اور سوز کی دال) (۳) جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان علوم کو قبولیت عطا فرمائی تھی۔ جو امام وقت پر کھولے گئے۔ آج جماعت لاہور کے مذہبی لٹریچر کو بھی وہی قبولیت عطا فرمائی ہے جس سے صاف نظر آتا ہے۔ کہ امام وقت کی روح ہی یہاں کام کر رہی ہے۔ (اور اس کا ثبوت حضرت اقدسؑ کے اس اہام سے بھی ہوتا ہے۔ جس میں حضور نے اہل پیغام کے امیر ایدہ اللہ کو دعوت دی ہے۔ کہ کسی زمانہ میں تم بھی نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ بھلا اس سے بڑھ کر آپکی موجودہ حالت پر اور کوئی شہادت ہو سکتی ہے۔ پھر کیوں نہ حضرت امام وقت کی روح پیغامی گڈھے میں کام کر رہی ہو۔ (فاروق) پھر لکھتے ہیں :-

(۳) اتحاد اسلام کی وہ زبردست قوت جس کو حضرت امام نے اس اصول کے ذریعہ زندہ کرنا چاہا تھا۔ کہ ننانوے وجوہ کفر اور ایک وجہ اسلام کی بھی کسی میں ہو۔ تو اسے مسلمان کہو۔ کافر مت کہو۔ دجیلا کہ ایک شخص تمام انبیاء کا منکر ہو۔ تمام ملائکہ کا منکر ہو۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نماز۔ روزہ کا منکر ہو۔ سود۔ شراب۔ سوڑ کو حلال جانتا ہو۔ جھوٹ۔ فریب۔ دغا۔ چوری۔ زنا۔ خیانت۔ وعدہ خلافی کو جائز سمجھتا ہو۔ قرآن مجید کا مکتب ہو۔ غرض ننانوی باتیں اس میں کفر کی موجود ہوں۔ مگر وہ خدا کو واحد جانکر اس کا اقرار کرتا ہو۔ تو صرف اس ایک وجہ اسلام سے اس کو مسلمان کہنا حضرت امیر ایدہ اللہ نے اپنا لقب العین ٹھہرایا ہے۔ اور حضرت امام کی روح نے جسم میں ہوتے ہوئے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ "بھائی کی حدیث امام منکم میں اشارہ ہے۔ کہ جب مسیح نازل ہو گا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں۔ بھلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل

حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے
دل سے قبول کرتا ہے (جیسا کہ حضرت امیر ایڈہ اللہ
وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے) مگر غیر احمدیوں کے
نیچے نماز پڑھتا ہے۔ کیونکہ ان میں تو ننانویں وجہ
اسلام کے ہیں۔ اور صرف ایک وجہ کفر کی ہے۔ کہ وہ
امام وقت کے کذب و کفر یا متردد ہیں۔ اس سے
بڑھ کر امام وقت کی اطاعت کس سے ہو سکتی ہے (فاروقی)
اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک
تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے (جیسا کہ امیر ایڈہ اللہ
نے اپنے قول و فعل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ) مجھے
دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی
خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں
ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔
انہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں
نیکی ترک کرنا پڑے گا عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس
لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں (عاشیہ تحفہ گوڑویشا)
یہ ہے وہ حکم جو سجاد اللہ حضرت امام نے روح مع
الجسم کے ساتھ فرمایا تھا۔ اور اب حضرت امام کی وہ
روح بقول امیر پیغام بلڈنگ میں پہنچ کر امیر پیغام
میں ہو کر یہ سبق دے رہی ہے۔ کہ جو میرے کفر۔ کذب
متردد ہیں۔ وہ صرف اس ایک وجہ کفر کے ہونیے
ننانویں وجہ اسلام کے ہوتے ہوئے پورے مسلمان
ہیں۔ ان کو کافر مت کہو۔

حیف بریں دعویٰ اسلام تو

حیف بریں بانگ بے ہنگام تو

پھر آگے فرماتے ہیں۔

۱۹۱۴ء اور تکس دین کی سب سے بڑی خوشخبری جو
اس بات کی متقاضی تھی۔ کہ آنحضرت صلیع کے بعد
کوئی نبی نہ مانا جائے۔ خواہ نیا ہو یا پرانا اس کی گونج
بھی آج اس چھوٹی سی جماعت کی عمارت ہی سے
اٹھتی ہے (کیوں نہیں۔ سوائے مولوی محمد علی اور
اس کی ننھی سی جماعت کے یہ آواز نہ اہل حدیث سے
اٹھتی ہے۔ نہ اہل تقلید سے۔ نہ اہل شیعہ سے نہ اہل
سنت سے۔ یہ صدائے بے ہنگام تو پیغامی بلڈنگ سے

سے ہی نکلی ہے۔ حیرت و حیرتی بھی نشی اور جتنا بھی فخر
کریں کم ہے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب پر اس
وقت تک جبکہ وہ حضرت امیر ایڈہ اللہ نے بنے تھے
ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے۔ جیسے وہ برحقہ ابہام الہی
نیک ارادے رکھتے تھے۔ اور دنیا میں سب سے
بڑی خوشخبری یہ کہہ کر پہنچایا کرتے تھے۔ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خداوند تعالیٰ نے تمام
نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیے۔ مگر
آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں
رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کامل سے ہی نور حاصل کرتے
ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔

(ریویو جلد ۵ ص ۱۸۶)

آج وہی مولوی محمد علی جبکہ حضرت امیر ایڈہ اللہ کے
عہد پر ممکن ہوئے ہیں۔ تو فرماتے ہیں۔ کہ نبوت کا
دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ قرب کی نسبت رکھنے والا بھی
نبی نہیں ہو سکتا (ریویو جلد ۲ ص ۱۱۱) مگر آج وہی نیک
صاحب جس زمانہ میں نیک ارادے رکھتے تھے۔ اس
نیکی کا اظہار کرتے رہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک
اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ
خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے
مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں پورا
کر دکھایا (ریویو جلد ۲ ص ۱۱۱) مگر آج وہی نیک
ارادے رکھنے والا وجود حضرت امیر ایڈہ اللہ کا چولہ
بدل کر کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو نبی قرار دینا اسلام
کی بیخ کنی سمجھتا ہوں (اخبار پیغام مورخہ ۶ اپریل
۱۹۱۵ء) جس زمانہ میں مولوی محمد علی نیک ارادے
رکھتے تھے۔ تو اپنے مقدس امام حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کی زبان مبارک اور قلم خاص سے یہ سنتے اور دیکھتے
تھے۔ کہ حضرت امام فرماتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ
ہم رسول اور نبی ہیں (بدرہ رمان ص ۱۹۸) اور
یہ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں (اخبار عام ۲۶
مئی ۱۹۰۸ء) آج وہی شخص امیر ایڈہ اللہ بند کہتا
ہے کہ جو شخص بعد آنحضرت صلیع دعویٰ نبوت کرے وہ

وہ کذاب ہے۔ اور اُمت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ
بھی کذاب کا کام ہے (النبیۃ فی الاسلام ص ۱۱۵)
اور جس پیغام بلڈنگ سے ایک زمانہ میں یہ صدائے اٹھتی
تھی۔ کہ ہم تمام احمدی بن کا پیغام صلح کے ساتھ
تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان
کہتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہ و کو اس
زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں (پیغام
۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء) آج اسی عمارت سے یہ گونج اٹھتی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ مانا جائے
خواہ نیا ہو یا پرانا (انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس
گونج اور بانگ بے ہنگام پر حضرت امیر ایڈہ اللہ فرماتے
فرماتے ہیں۔ کہ یہ سب سے بڑی خوشخبری ہے۔ جو اس
چھوٹی سی (پیغامی) جماعت کی عمارت سے اٹھتی ہے۔
گرہیں مکتب وہیں ملے
کارِ طفلان تمام ثواب شد

یہ ہے ناظرین اس پیغامی دھوت نمبر کی خصوصیات
جس کی بڑی دھوم ہو رہی تھی۔

اب سنو اس جلسہ کی حقیقت جس کو
ہمارا اجلاس

۱۸۹۱ء میں ہمیشہ کے لئے قادیان دارالامان میں قائم
کیا تھا۔ کہ اس جلسہ میں ہر سال خدا کے فضل و رحم کے
ساتھ اس قدر ترقی ہو رہی ہے۔ جس کو دیکھ کر دشمن
کی آنکھیں خیرہ ہوتی اور دل بے حد کے چھٹا جاتا ہو۔
جگہ پاش پاش ہوتا ہے۔ اب بتاؤ کہ حضرت امام علیہ السلام
جری اللہ فی صل اللہ انبیاء کی روح مبارک ارض حرم
میں کام کر رہی ہے یا جہاں ڈھائی مولیٰ اور فتوہ باغبان
ہے وہاں سرگرم کار ہے۔ کاش کہ ہر سال کی ترقی جلسہ
و ترقی جماعت کو دیکھ کر اور اپنی ناکامی۔ بے بسی۔ نامرادی
بدبختی۔ کا ہر سال اندازہ کر کے بھی ان محرومان ازلی کو کچھ
سمجھ نہیں آتی۔ کاش کہ وہ شخص ہی جس کو حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے یہ کہہ کر دعوت دی تھی کہ تم بھی نیک ارادے
رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ وہ رسول کے
تختگاه ارض ارم سے نہ نکلتا۔ تو آج خدا کی رضا مندی
اور خوشنودی اور برکات کا وارث ہوتا ہے

سنو انہیں دھوت نمبر کی خصوصیات
جس کی بڑی دھوم ہو رہی تھی۔

فاروق کی قابل توجہ درخواست

(۱)

الحمد للہ کہ فاروق نے اس نئے دور میں بساط سے بڑھ کر خدمت سلسلہ کی ہے۔ اول یہ شخص خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو توفیق ملی کہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے دانت توڑ دیئے۔ فاروق اس دور جدید میں نہایت باقاعدگی سے ٹھیکہ اپنے وقت پر ہر ہفتہ نکلتا رہا۔ اسباب نے بھی فاروق کی حوصلہ افزائی ابتدا میں خوب کی۔ لیکن میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ابھی تک فاروق اس قابل نہیں ہوا کہ وہ بے شکستہ کام کرتا رہے۔ اس کی تعداد اشاعت تا بین دم اسکے اثراجات کے لئے بھی کافی نہیں ہے۔

میں نے ایک اخبار میں حال ہی میں پڑھا ہے۔ کہ لندن و امریکہ وغیرہ میں جو اخبارات نکلتے ہیں۔ انکی تعداد اشاعت لاکھوں سے بھی زیادہ ہے۔ ولایت کا ایک اخبار نیوز آف دی ورلڈ ۳۵ لاکھ چھپتا ہے۔ اور ڈیلی میل کی روزانہ اشاعت ۲۰ لاکھ ہے۔ ان اشاعتوں سے ہندوستان کے تو کسی بڑے سے بڑے اخبار کو بھی کوئی نسبت نہیں۔ خصوصاً اردو کے اخبار جو ہمارے پنجاب یا ہندوستان میں نکلتے ہیں۔ ان میں سے تو ایک بھی ایسا پرچہ نہیں جو لاکھوں تو رہے درکنار دس میس ہزار ہی کوئی چھپتا ہو۔

ہمارے ہندوستان میں ہر قوم کے اور ہر مذہب کے بلکہ ہر فرقہ کے جداگانہ اخبار ہیں۔ جنکی اشاعت صرف ان کی اپنی برادری میں ہی ہوتی ہے۔ برخلاف ولایت کے اخباروں کے جن کو ہر طبقہ ہر فرقہ ہر مذہب ہر خیال ہر قوم کے لوگ خرید کر پڑھتے ہیں۔ ہمارا ہندوستان سورا جیہ کا نہایت متمنی ہے اور اپنے آپ کو پورا قابل اور حکومت کا اہل سمجھتا ہے۔ مگر حالات بالکل اس کے خلاف ہیں۔ اور ابھی تک وہ نہایت ولایت سے ابجد خوانی میں بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ آج ترقی قوم و ملت کا بہت

بڑا دار و مدار اور قوموں کی زندگی کا بڑا انحصار پریس کی ترقی اور مضبوطی پر ہے۔ اور اس راز کو ہندوستان کی صرف ایک قوم "ہندو آریہ" نے ہی سمجھا ہے۔ آریہ قوم کی تعداد ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے بڑھ کر پنجاب میں زیادہ ہے۔ گو مردم شماری کے طائفہ سے وہ چند لاکھ سے اوپر نہیں۔ لیکن ان کے اردو۔ ہندی اور انگریزی۔ روزانہ ہفتہ وار۔ ماہوار شائع ہونے والے اخباروں اور رسالوں کی گنتی اگر کی جائے۔ تو سو ڈیڑھ سو زیادہ ہی ہے۔ پھر ان کی تعداد اشاعت کو دیکھا جائے تو ردی سے ردی اور معمولی سے معمولی پرچہ بھی دو تین ہزار سے کم نہیں چھپتا اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے اخبارات و رسالہ جات موقت البتہ شروع کو دیکھو تو انگلیوں پر گنے جائینگے۔ اور انکی اشاعت سنو تو بیان کر نیکی قابل نہیں۔ پھر مسلمانوں کے فرقہ واریت اخبار میں ان کا حال تو ناگفتہ بہ ہے۔ "المحدثین" کے دو تین ٹوٹے پھوٹے اخبار و رسائل ہیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کی اشاعت دو ہزار تک ہی ہو۔ اسی طرح اہل فقہ یعنی مقلدین کے دو چار پرچے نکلتے ہیں وہ اہل حدیث سے بھی گئے گزرے۔ جنکی اشاعت ایک ہزار تک پہنچی ہوئی بھی نظر نہیں آتی۔ ایسی وجہ زیادہ تر مسلمانوں کی لاپرواہی اور قوم کی بدتمی ہے۔ کیونکہ یہ پرچہ مذہبی ہیں۔ اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے پانچ فیصدی بھی مسلمانوں میں ملنے مشکل ہیں۔ اس لئے یہ مذہبی پرچے تو جس رفتار پر چل رہے ہیں وہ دو گھنٹے میں ایک میل مسافت طے کرنے والی رفتار ہے۔ ہمایہ قوم کی رفتار گو ولایت کی رفتار جیسی تو نہیں۔ مگر مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ پانچ میل فی گھنٹہ طے کر رہے ہیں۔ پھر کس منہ سے وہ دوڑ کے میدان میں آگے نکلتا تو کیا برابر ہی ہو سکتے ہیں۔

اب سنو اپنا حال۔ خدا اٹھائے اس زمانہ

میں مسیح موعود کو مبعوث کر کے اس کے ہاتھ پر ایک جماعت قائم کی۔ اور اس جماعت کو سب اعلان الہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام سپرد کیا۔ اس قوم کے ہر فرد سے یہ معاہدہ لیا۔ کہ وہ "دین کو دنیا پر مقدم کرینگا" اور تمام دنیا کی اصلاح اور اعلاء کلمتہ اللہ کا احمدی قوم کو ذمہ وار ٹھہرایا۔ ان ذمہ داریوں اور معاہدوں کے ہوتے ہوئے ہر احمدی فرد خیال کر سکتا ہے۔ کہ اس نے سلسلہ کیا کام اپنی زندگی میں کرنا ہے۔ اور کتنا بوجھ اسکی پشت پر ڈالنا گیا ہے۔ جس کو اس نے منزل مقصود پر پہنچا نہ ہے۔ اس جماعت میں زیادہ تر خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ اور سمجھ دار لوگ شامل ہوئے جو اس امر سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ کہ آج دنیا میں ہم نے اپنی آواز کو ہر شخص کے کانوں تک پہنچانا ہے۔ اور اس آواز کے پہنچانے کا موجودہ زمانہ میں بہترین اور آسان ذریعہ پریس ہے۔ جسکی طاقت کو جتنا بھی مضبوط کیا جائے گا۔ اسی قدر ہماری آواز بلند اور دور تک پہنچنے والی ہوگی۔ یہ جماعت اظہار الدین علی المخالفین اور اشاعت اسلام و علماء کلمتہ الحق کی واحد اور حقیقی ذمہ دار ہے۔ اس کا لازمی فرض ہے۔ کہ ان تمام ذرائع کو جو اس کے مقاصد کو سرانجام دینے والے ہیں۔ پوری تہمت اور ساری طاقت سے اختیار کریں۔ لیکن کس قدر حیرت ہے۔ کہ ہم اپنے پریس کو اتنا کمزور پاتے ہیں۔ جس کے اظہار سے ہماری گردن جھک جاتی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بے دے کے سات آٹھ اخبار و رسالے ہیں۔ سب سے اوپر "الفضل" ہے۔ پھر یو یو آف ریجنز اردو۔ پھر مصلح زمانہ اخبار۔ پھر احمدیہ گزٹ۔ پھر سن رائز انگریزی۔ ان سب کے بعد نور۔ سب سے نیچے فاروق یہ ہر ایک پرچہ خالص مذہبی ہے۔ جن کی غرض محض اشاعت اسلام اور تبلیغ سلسلہ ہے۔ اور ہر ایک جداگانہ فرائض اپنے ذمہ لئے ہوئے ہے۔ "الفضل" سے سیکرٹن رائز تک صدر انجن کی سرپرستی میں نکلتے ہیں۔ خیال ہوگا۔ کہ ان کی اشاعت دس بیس ہزار سے

کم نہ ہوگی۔ مگر دریافت کرو۔ تو پتہ لگیگا۔ کہ دو ہزار سے زیادہ افضل بھی نہیں چھپتا۔ اور باقی چاروں کی تعداد تو سوائے ریو یو اردو کے ایک ہزار تک بھی نہیں رہا اخبار نور جو سکھوں میں تبلیغ کا واحد آرگن ہے۔ وہ بھی پانچ سو سے شاید زیادہ نہیں نکلتا پھر غریب فاروق جس کے ذمہ دار و غم سنائی کا کام ہے۔ اس کا تو ذکر ہی کیا۔ ایسی حالت میں ہمارے احباب خود سوچ لیں۔ کہ احمدی پریس کس حالت میں بسر کر رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے مردم شماری حذا کے فضل سے اب لاکھوں تک ہے۔ اور ہر سال بفضلہ و حوالہ ترقی پر قدم مار رہی ہے۔ تو کیا احمدی جماعت میں کم از کم بچاس ہزار نفوس بھی ایسے نہیں ہیں۔ جو سلسلہ کے پرچوں کو خرید کر ان کی اشاعت میں ترقی کا ذریعہ ہوں؟ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ بچاس ہزار بھی احمدی تعلیم یافتہ صاحب قدرت ایسے نہیں۔ جو کم از کم ایک ایک اخبار ہی نہ خرید سکیں۔ ہر بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ لیکن ان کی توجہ اور ان کو اس کا احساس نہیں۔ کہ قوموں کی ترقی کا راز ان کے پریس کی مضبوطی میں ہے۔ احمدی قوم سے بار بار اخبارات کی ترقی اشاعت کے لئے اپیل کرنا۔ میں اس کو بھی قوم کے وقار کے خلاف سمجھتا ہوں۔ مگر کیا کیا جائے۔ کہ ہر طرح سے یاد دہانی کرانے پر بھی احباب متوجہ نہیں ہوتے۔ اور ہمارے اخبارات کی حالت بجائے ترقی کر نیے دن بدن گرتی جاتی ہے۔ جانے دو بچاس ہزار نہ سہی۔ کیا ۲۵ ہزار بھی ایسے احمدی نہیں۔ جو ایک ایک اخبار خرید لیں۔ ۲۵ بھی نہ سہی کیا دس ہزار بھی قوم کے بچی خواہ اور فرائض شناس احمدیوں میں ایسے نہیں۔ جو ایک ایک پرچہ ہی خرید لیں۔ جس سے دس ہزار اشاعت سب پرچوں کی ملکر ہو سکتی ہے۔ اور ان کو اس طرح تقسیم کر دیں۔ افضل کو تین ہزار۔ ریو یو کو دو ہزار۔ مصباح کو ایک ہزار۔ احمدیہ گزٹ پانچ سو سن رائز ہندو سو۔ نور ایک ہزار۔ فاروق ایک ہزار

اتنی اشاعت سے کم از کم یہ امید تو ہو سکتی ہے۔ کہ جاری شدہ پرچے زندہ رہیں گے۔ اور اپنے اخراجات اس قدر اشاعت سے پورے کر سکیں گے۔

احباب کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سالانہ جلسہ میں تمام قوم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ ہر اخبار کے کم از کم ایک ایک ہزار خریدار بنادو۔ ورنہ تمہارے چنڈہ میں سے رقم کاٹ کر اخبارات کو دیدی جائیگی۔ اور حضور کا یہ ارشاد نور اور فاروق کے مستقل مصنفین سے تھا۔ کیونکہ ان کی اشاعت ایک ہزار سے بہت کم تھی۔ اس لئے میں آج جبکہ ہمارا جلسہ قریب تر ہے۔ اپنے احباب کو فاروق کے لئے توجہ دلانا ہوا کیونکہ فاروق کے واسطے میرا فرض ہے۔ کہ میں اپنے دوستوں کو متوجہ کر دوں۔ اول حضرت امیر المومنین کا ارشاد بالا پیش کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ

”ہر اخبار کے کم از کم ایک ایک ہزار خریدار بنادو“

اس کے مطابق آپ جلسہ سالانہ سے واپس نہ جائیں جب تک کہ فاروق کے لئے پورے ایک ہزار خریدار نہ بنادیں۔ اور یہ تھوڑی سی تکلیف اور ذرا سی پی تو جہ اور خفیف سا احساس پیدا ہونے پر منحصر ہے جس کے بعد آپ اتنا کریں۔ کہ جو سابقہ خریدار خدا کے فضل سے جلسہ پر تشریف لائیں۔ وہ بلا استثناء ایک ایک جدید خریدار فاروق کے واسطے عطا کریں خواہ گھر سے انتظام کر کے لائیں۔ خواہ یہاں جلسہ کے ایام میں پیدا کریں۔ میں ایک ہزار خریدار پر قناعت کرتا ہوں۔ اس سے زیادہ کے لئے تکلیف نہیں دیتا۔ جس ایک ہزار میں سے ۸۸ خریدار اس وقت فاروق کے موجود ہیں۔ باقی ۱۲ خریدار کی تعداد آپ پوری کر دیں۔ جو پندرہ بیس ہزار کے جمع میں سے ۵۱۳ خریداروں کا ہم بیجا لینا کوئی مشکل اور اذو کھا امر نہیں ہے۔ صرف خیال۔ توجہ اور یاد کی ضرورت ہے۔

آپ جس کمرے میں ایام جلسہ میں قیام کریں گے۔ اسی کمرے میں سے آپ تحریک کر کے دو چار خریدار فاروق کے لئے پیدا کر لیں گے۔ اور ضرور کر لیں گے۔ بشرطیکہ آپ اپنے دامن میں گہرے لیں۔ تاکہ آپ اس موقع پر بھول نہ جائیں۔ بعض دوست ایسے بھی ہیں۔ جن کی وجاہت اور تعلقات کی دست آتلی ہے۔ کہ وہ ایک ایک خریدار کی بجائے پانچ پانچ خریدار پونہ زبان سے کہہ دینے پر بنا لیں گے۔ اور کوئی انکار نہیں کرے گا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ صرف یاد رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت سے ایسی

بجائے میں آپ کے لئے اور آسانی کر دیتا ہوں۔ کہ جو جدید خریدار آپ ایام جلسہ میں مجھے عطا کریں۔ بشرطیکہ وہ سال بھر کا چنڈہ ادا کر دیں۔ جو صرف چار روپیہ ہے تو اس خریدار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ رسالت جلد دہم قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ بطور انعام مفت دی جائیگی۔ اس کتاب میں حضرت اقدس کے ۱۹۰۱ء سے یکڑ ۱۹۰۸ء تک کے نایاب اشتہارات ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کو سال بھر تک صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں اخبار پڑیگا۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ کی بیش قیمت جواہرات کا مجموعہ کتاب مل جائیگی۔ اور اگر چنڈہ نقد ادا کر سکیں۔ اور وی پی مسکا ناچا ہیں۔ تو یہی کتاب چار روپیہ آٹھ آنہ میں وی پی کی جائیگی۔ کیونکہ آٹھ آنہ وی پی کا خرچ آپ کو دینا پڑے گا۔ اور جو خریدار چھ ماہ کے واسطے خریداری منظور کر کے دو روپیہ چنڈہ نقد ادا کریں گے۔ ان کو آٹھ آنہ کی لا جواب کتاب تنقید صحیح جو بانی مذہب کے رد میں مولوی جلال الدین شمس مبلغ دمشق نے لکھی ہے۔ مفت انعام دی جائے گی۔ اب جدید خریدار پیدا کرنے کے لئے آپ کو کس قدر سہولت ہو گئی ہے۔ لہذا پانچ سو جدید خریدار اس جلسہ پر پورے کر دینا آپ کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کے دلوں کو اذھر متوجہ کر دے۔ آمین

محترم لوکل معاصرین سے التماس ہے۔ ازراہ کرم اپنے محرم پرچوں میں فاروق کی یہ درخواست یا اس کا ضروری

خلافت محمود اور قشتونک و رود

گذشتہ سے پیوستہ

(۱۰۱)

۱۱۰۱م یقولون نحن جميع منتصر سیهزم
الجمع ویقولون الذی بر الحمد لله الذی جعلکم الصبر
والنصب انذرو قومک وقلی انی نذیر مبین کیا یہ
کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والی
یہ سب بھاگ جائیں گے۔ اور پیچھے پھیر لینگے۔ وہ خدا
قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت
بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے
ڈرانے والا ہوں۔ (البشری ص ۶۱)

حضرت اقدس علیہ السلام تریاق القلوب ص ۱۰
میں تحریر فرماتے ہیں: سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا
کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد اسلام کی ڈالینگا۔
اور اس میں سے وہ شخص پیدا ہوگا۔ جو آسمانی روح
اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ
اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور
اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی
میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی۔ دنیا میں زیادہ سے
زیادہ پھیلاوے۔۔۔۔۔ خدا نے تمام جہان کی مدد
کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے پس
آپ کی اولاد جو آپ کے نوروں کو دنیا میں پھیلا رہی
ہے۔ اور واقعات جس کی شہادت دے رہے ہیں۔
اس کے برخلاف اکٹھے ہو کر رجن کا اکٹھا ہونا ہی اس
کی سچائی کی دلیل ہے (افتراء اور منصوبہ بازی کرنے
والے یاد رکھیں۔ کہ سب پیچھے پھیر کر بھاگ جائیں گے۔
بھلا جس اولاد کو خدا نے تمام جہان کی نصرت اور مدد
کے لئے پیدا کیا۔ اور جو آپ کے نوروں کی وارث ہو کر
تمام دنیا میں ان انوار کے پھیلائے میں رات دن مصروف
ہے۔ اور جس کے پیدا ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے
الحمد لله کے ساتھ بشارت دی۔ اس اولاد کی نسبت
گندی تہمتیں لگانا اور سلسلہ احمدیہ کا اس کو دشمن سمجھنا
پرے درجے کی خدا اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت اقدس تو فرماتے ہیں: خدا نے نیک اور بابرکت
اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا (دیکھو سراج غیر ص ۶۲)
سو اس نے ایک نئے خاندان کے لئے تجھے اس اہام
میں ایک نئی بیوی کا وعدہ دیا۔ اور اس اہام میں اشارہ
کیا۔ کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی۔ اور تو اس کے لئے
مبارک ہوگا۔ اور مریم کی طرح اس سے تجھے پاک اولاد
دی جائیگی۔ سو میرا کہ وعدہ دیا گیا تھا۔ ایسا ہی ظہور میں
آیا (تریاق القلوب ص ۶۱) مگر آپ کے نام لیواؤں سے ایسے
احد ہی بھی ہیں۔ جو آپ کے برخلاف یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ
نہ آپ کی اولاد نیک اور بابرکت ہے۔ اور نہ ہی خدا
نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ استغفر اللہ۔ ان لوگوں کی کارروائیوں
کو دیکھ کر حضرت صاحب کما یہ اہام یاد آتا ہے۔ شمس الدین
انعت علیہم۔ شرارت ان لوگوں کی جن پر انعام کیا
تو نے (البشری ص ۶۱) اور جب نصرت اور تائید الہی پر
نظر ڈالی جائے۔ جو اس خلیفہ کے شامل حال ہے۔ تو پھر
محض وہ کما یہ اہام آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اذا
نصر الله المومن جعل له الخاسدين فی الارض
دکاداد بفضلہ (تحقیق الوحی ص ۱۹) جب خدا تعالیٰ
مومن کی مدد کرتا ہے۔ تو زمین پر اس کے کئی حاصر مقرر
کر دیتا ہے۔ اور اس کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔

(۱۱۱) ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء آج بروز شنبہ میں نے خواب
میں دیکھا۔ کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔
اور ایک خربزہ کی شکل میں کوئی پھل میرے ہاتھ میں
ہے۔ میں اس کو پھیل کر کھانا چاہتا ہوں راتنے میں
میں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز
ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا۔ پہلے اس جگہ کھڑا
ہوا۔ جہاں پانی کے گھر رکھے جاتے ہیں۔ پھر اس
جو بارے کی طرف آگے بڑھا۔ جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا
ہوں۔ گویا اس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اس
وقت میں نے دیکھا۔ کہ میرا صرخاب کی شکل پر ایک شخص
میرے سامنے کھڑا ہے۔ اس نے بطور اشارہ کے مجھ کو
کہا۔ کہ آپ بھی اس چو بارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کرینگا
اور میرے دل میں لڑا۔ کہ اس میں صرف وہ کا غذا ست
چڑھے ہیں۔ تو تالیف کتاب کا سودہ ہے مری دیکھئے گا

انے میں میری آنکھ کھل گئی (مکاشفات ص ۵) نامرغوب
کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ
ناصر ہوگا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دیگا۔
اور آخر یہ ابتلاء نشان کی صورت میں ہو جائیگا (ص ۵)
یہ انگریز کون ہے۔ جو کچھ عرصہ اس جگہ رہا۔ جہاں
پانی کے گھر رکھے جاتے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام جو نبوت کا پانی پیاسوں کے لئے
لائے۔ اور وہ اس پانی کو اپنی قلم کے ذریعہ سے دور
دور ممالک تک پہنچاتا رہا۔ کھڑا ہوا۔ یعنی قادیان میں
مکان وغیرہ بنا بیٹھنے کی توفیق نہ پائی۔ کیونکہ واپس جو
آنا تھا۔ اس انگریز نے جب محمود احمد کو اپنے باپ کا
جانشین ہوتے دیکھا۔ تو حد کے مارے حضرت اقدس کے
چو بارہ کی طرف بڑھا۔ یعنی آپ کی مسند پر بیٹھا چاہا۔ انگریز
"تلاشی کرے گا" یعنی سوائے اس کے کہ لوگوں کو مغالطہ
میں ڈالنے کے لئے حضرت صاحب کی کتابوں سے ہوائے
تلاش کرے۔ کہ یہ کہا ہے وہ کہا ہے پیش کرے۔ اس خلیفہ
کے مقابلہ میں جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت
ہے۔ اور کچھ بھی نہیں کرے گا۔ جو شخص اس انگریز کے
نام سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ اسے چاہیے۔ کہ مکاشفات
صفحہ ۸۴ میں حضرت اقدس کا یہ رویا پڑھے۔ ۲۷ جنوری
۱۹۰۶ء خواب میں دیکھا۔ کہ گویا ایک انگریز دروازہ
ٹوکرے۔ بار بار بولتا ہے۔ پھر جب غور سے دیکھا تو
معلوم ہوا۔ کہ انگریز نہیں۔ بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب
ایم۔ اے ہیں۔ جو وہ الفاظ بول رہے ہیں۔ اور پھر
ابھی اہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی
یعنی یہ کہ ایک کلام دو لڑکیاں (محضہ کے اس خواب
نے محمود احمد کے ساتھ آنے والے انگریز کا نام تو بتا دیا
لیکن یہ الفاظ ایک کلام دو لڑکیاں اللہ تعالیٰ ہی
بہتر جانتا ہے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے جو شخص بار بار
یہ الفاظ بولتا ہے۔ شاید اس انگریزی اہام میں اس
کے عقیدہ کی طرف اشارہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف
میں فرماتا ہے۔ یا مومن ان الله یبشركم بکلمۃ منه
کہ اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے کلام
سے۔ حضرت اقدس کو بھی خدا نے اپنے کلام سے عطا کیا

قادیان بٹالہ ریلوے کھل گئی، قادیان بٹالہ ریلوے کے

اوقات آمد و رفت

امرتسر سے قادیان تک

پہلی گاڑی امرتسر سے سحری کے وقت ۴ بجے روانہ ہوگی۔ اور ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر قادیان پہنچے گی۔

دوسری گاڑی امرتسر سے ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر بعد دوپہر روانہ ہو کر ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر شام کو قادیان پہنچے گی۔

تیسری گاڑی عرف بٹالہ سے ۱ بجکر ۵۵ منٹ قبل دوپہر روانہ ہو کر ۴ بجکر ۱۵ منٹ قبل دوپہر قادیان پہنچے گی۔

قادیان سے امرتسر کو

پہلی گاڑی قادیان سے ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر صبح قادیان سے روانہ ہو کر ۸ بجکر ۱۲ منٹ پر بٹالہ پہنچے گی۔ بٹالہ سے پھر امرتسر اور پٹھانکوٹ کی طرف جائے گی۔

دوسری گاڑی قادیان سے ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ دوپہر کو روانہ ہو کر بٹالہ اور ۲ بجکر ۱۹ منٹ بعد دوپہر امرتسر پہنچے گی۔

تیسری گاڑی قادیان سے ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر شام کو روانہ ہو کر سوا سات بجے بٹالہ ۸ بجکر ۲۵ منٹ امرتسر بٹالہ سے قادیان تک تیسرے درجہ کار کا یہ صرف ۴ مقرر ہوا ہے۔ اور دایمی ٹکٹ ہفتہ واری ۶ آمد و رفت کے ہونگے۔ اس کے علاوہ ۸۸ میل سے زائد سفر کے لئے بڑے دن کی تعطیلات میں جو رعایت ریلوے نے کی ہے۔ اس سے احباب کو زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ مفصل ہر ایک اسٹیشن پر اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کر کے رعایتی ٹکٹ خریدیں۔ یہ ٹکٹ ۱۴ جنوری ۱۹۲۹ء تک کام آئیں گے۔ اور ہر اسٹیشن سے مل سکیں گے۔

قادیان بٹالہ ریلوے کھل گئی،

الحمد للہ کہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۶ رجب ۱۳۴۷

بروز بدھ قادیان بٹالہ لائن پر ۳ بجکر ۲۰ منٹ بعد دوپہر پہلی ٹرین امرتسر سے چل کر ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر شام کو قادیان دارالامان میں پہنچی۔ اس گاڑی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بصرہ اور حضور کے تمام خدام قادیان و دیگر احمدی احباب جن کی تعداد پوری ٹرین کے لئے کافی ہو گئی تھی سوار ہوئے۔ سوار ہوتے ہی حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ تو تمام خدام ہر ایمان بھی بحضور قلب دعا میں شریک ہوئے۔ اور دارالامان کے اسٹیشن پر پہنچے تک کثرت سے دعائیں پڑھتی رہیں۔ بعض حالات کے بیان کرنے کی اس پرچہ میں گنجائش نہیں۔ کیونکہ تمام اخبار تیار ہو چکا تھا۔ یہی تقوڑی ہی جگہ ایک مضمون کاٹ کر اس اطلاع کے لئے خالی کی گئی ہے۔

ریل کے جاری ہو جانے سے انشاء اللہ عزیز اس سال کے جلسہ پر کثرت سے احباب اور دیگر اصحاب کے آئینی قوی امید ہے۔ اور بہتر ہو کہ غیر مبائع حضرات بھی اس نشان سے مستفید ہونے کے لئے اپنے جلسہ فارغ ہو کر سچ موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ اصلی جلسہ کو بھی دیکھ لیں۔ کہ آیا حضرت اقدس کا یہ ارشاد کہ ”زمین قادیان اب محترم ہے“ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے“

قادیان کے اصلی جلسہ پر صادق آ رہا ہے یا لاہور کے نقلی جلسہ پر۔ کچھ زیادہ شرح نہیں۔ تقوڑے سے پیچے صرف کر کے اگر یہ موقع نصیب ہو جائے۔ تو ان کو یہ

بجاء اللہ ہے ارزاں خریدیم کہہ کر اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھنا چاہئے۔ وصفا علیہنا الا البلاغ۔

سفر فاروقی قادیان بٹالہ لائن پر ۳ بجکر ۲۰ منٹ بعد دوپہر پہلی ٹرین امرتسر سے چل کر ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر شام کو قادیان دارالامان میں پہنچی۔ اس گاڑی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بصرہ اور حضور کے تمام خدام قادیان و دیگر احمدی احباب جن کی تعداد پوری ٹرین کے لئے کافی ہو گئی تھی سوار ہوئے۔ سوار ہوتے ہی حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ تو تمام خدام ہر ایمان بھی بحضور قلب دعا میں شریک ہوئے۔ اور دارالامان کے اسٹیشن پر پہنچے تک کثرت سے دعائیں پڑھتی رہیں۔ بعض حالات کے بیان کرنے کی اس پرچہ میں گنجائش نہیں۔ کیونکہ تمام اخبار تیار ہو چکا تھا۔ یہی تقوڑی ہی جگہ ایک مضمون کاٹ کر اس اطلاع کے لئے خالی کی گئی ہے۔

بنائے جانے کی خوشخبری دی۔ عیسیٰ کے بعد کوئی ان کا بیٹا نہ رہا۔ جو نبوت کا وارث ہو۔ حضرت اقدس کے بعد بھی مولوی صاحب کے عقیدہ کے مطابق آپ کا کوئی بیٹا خلافت کے لائق نہیں۔ اس واسطے الہام ایک کلام دوڑ کیاں میں اس شخص کے عقیدہ کا بیان معلوم ہوتا ہے۔ جو انگریز کی شکل میں آپ کو دکھایا گیا۔ کہ اس کے نزدیک وہ کلام جس کے مطابق عیسیٰ کا ظہور ہوا۔ اس نے اپنے پیچھے نہ پہلے کوئی وارث چھوڑا نہ اب۔

(۱۲) ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء فرمایا آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک پوغہ زرین جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے۔ مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس پوغہ کو لیکر بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا۔ جس نے چور کو پکڑ لیا۔ اور پوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ پوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا۔ جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ چور اس کو اس غرض سے لے بھاگا تھا۔ کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔ (۱۳) اس وقت چور کا زرین پوغہ لے کر بھاگتا۔ اس میں ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ ہے۔ جو آپ کی حدادادہ نشان کو گھٹائیگا۔ فتنہ نوپا کرے گا۔ چور سے ایک شخص کا پوغہ کو واپس لینا اس میں اشارہ ہے۔ کہ اس چور کے مقابل میں اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو کھڑا کرے گا۔ جس کی کوشش اور سعی سے آپ کی اعلیٰ و ارفع شان کی شفاعتیں دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں گی۔ پوغہ کا تفسیر کی شکل اختیار کرنا۔ اس میں اس چور کا پینہ اور نشان بتایا گیا۔ کہ جماعت سے جس وقت کوئی شخص سلسلہ کی تفسیر کو لے کر بھاگے گا۔ تا کہ ایسی باتوں کو جو حضرت اقدس کے مراتب عالیہ کی ثبوت ہیں۔ لوگوں کی نظروں سے غائب کر دے۔ تو سمجھ لینا یہی وہ چور ہے۔ حضور کے پوغہ نے تفسیر میں چور کا راز فاش کر دیا۔ اور چور کو سمجھایا۔ کہ دیکھ اس زمانہ میں میں ہی بڑی تفسیر ہوں۔ مجھے کو لوگوں کی نظر سے غائب کر کے دنیا کے سامنے کیا پیش کرو گے۔ امید کہ احمدی سمجھ گئے ہونگے۔

(باقی اورد)

(مولوی) کرم داد۔ (دوالیال)

جلسہ پرانیوالے احباب تیار رہیں

قادیان کے چند مسند پر داز غیر احمدی اور منکرین خلافت مستریان شین سیویاں نے چند ماہ سے جہات احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خلاف فوارد احمدی جہانوں کو درغلانے اور اپنا ہم خیال بنانے کی غرض سے یہ ناپاک پروپاگنڈا رکھا ہے۔ کہ جو نادان فاعل فوارد دھان ان کے سامنے سے گزریں۔ ان کو وہ نہایت لجاجت سے مصنوعی افلاس جاکر اپنے پاس بٹھا لیتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان کو مائل کرتے ہوئے سلسلہ کے خلاف لب کشائی کر کے اپنی مطلوبانہ صورت بنا کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کوئی دانشمند ان کی باتوں کے جواب پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ یا ان کی شرارت کو سمجھ کر متوجہ نہیں ہوتا۔ اور اٹھ کر جانے لگتا ہے۔ تو اس کو وہ یہ کہہ کر اچھا آپ ہاری باتیں نہیں سننا چاہتے۔ تو یہ چند اشتہارات اور اخباریں لیتے جائیں۔ ان کو تو ضرور کسی وقت پڑھ لیں۔ پھر آپ کو ہماری باتوں اور سلسلہ کے ساتھ ہماری دلی غیر خواہی کا بچہ لگ جائیگا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق کوئی کلمہ تک آمیز منہ سے نکالنے لگتے ہیں۔ تو سننے والے احمدی ہمان کو غصہ آ جاتا ہے۔ جس سے لڑائی ہو جانا کچھ بعید نہیں ہوتا۔ چونکہ مستریوں کا مکان اس راستہ پر ہوتا ہے۔ جو ہشتی مقبرہ کو جاتا ہے۔ اور ایام جلسہ میں سب جہاں فاتحہ خوانی کے لئے مقبرہ پر ضرور جاتے ہیں۔ اس لئے میں جلسہ پر آنے والے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مقبرہ کو آتے جاتے مستریوں کے پاس نہ جائیں۔ خواہ وہ ان کو کیسی ہی بہر دی سے بلا لیں۔ یا کچھ ہی آواز سے کہیں اور منحرف کریں۔ اس پر مطلق دھیان نہ کریں۔ کیونکہ ہر ایک طبیعت برداشت کرنے والی نہیں ہوتی۔ اور غیور انسان کبھی گوارا نہیں کرتا۔ کہ وہ اپنے امام و پیشوا کے نفی میں ایک لفظ بھی توہین یا تمسخر اور گمانی کا سن سکے۔ احتمال ہے کہ شتمیں ہو کر کوئی ایسی

صورت فساد نہ پیدا ہو جائے۔ جس کی مستریان کو آج کل اشد ضرورت ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا موقعہ دراصل جائے۔ کہ وہ عدالت میں جھٹ بےج کر فریادی ہوں۔ اس سے ان کو اختیارات کے ذریعہ غیر احمدیوں سے روپیہ پورنے کی راہ نکل آتی ہے۔ اور سلسلہ کو بدنام کر تلفیق دہوتا ہے۔ میں یہ بھی اپنے احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر بھول کر کبھی ایسا موقعہ ہو ہی جائے۔ کہ وہ مسندین مستری وغیرہ ان سے دو چار ہو جائیں تو ان کی بدزبانی اور شرارت سے درگزر فرما کر قالوا سلاما پر عمل کرتے ہوئے نہایت صبر سے کام لیں۔ الگ ہو جائیں۔ اور ان کی شرارتوں اور بدگوئیوں کو حوالہ بخدا کریں۔

فاروق کی اپیل

اس پرچہ میں صفحہ ۵ پر جو مضمون درج ہے احباب اس کو ضرور ملاحظہ فرما کر اس کے جواب باصواب کے لئے تیار رہیں۔
(مینجر)

احباب جلسہ سالانہ پر یکجہت آئیں

غیر از جماعت اصحاب کو ضرور ساتھ لائیں
(مینجر)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اس مقدس اور برگزیدہ انسان کا مقرر کردہ جلسہ ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی روحانی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور جس نے اس دنیا پرستی کے زمانہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد اپنے ہر ایک پیرو کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ اس وجہ سے ہر ایک احمدی

کا مذہبی فرض ہے۔ کہ اس موقعہ پر سلسلہ کے مرکز قادیان میں آئے۔ اور جماعت کے سالانہ اجتماع میں شریک ہو کر ان فیوض اور برکات سے مستفیض ہو۔ جو اس تقرب سے وابستہ ہیں۔

جن اصحاب کو خدا تعالیٰ ہر سال اس اجتماع میں شریک ہونے کی توفیق بخشتا ہے۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہر بار وہ اپنے ایمان اور اپنی روحانیت میں کس قدر اضافہ محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مخلص احمدی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اسے پھر بھی یہ موقعہ نصیب ہو۔ تاکہ وہ روحانیت کے اس اسٹے ہوئے چشمہ سے اپنی روح کو سیراب کر سکے۔ اور گرد و پیش کے حالات اور واقعات سے اس کے قلب پر جو گرد پڑ چکی ہو۔ اسے دھو سکے۔ مگر باوجود اس خواہش اور دلی تمنا کے بعض اوقات کئی قسم کی بیرونی اور ذاتی مشکلات کئی اصحاب کے رستہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ جن پر غالب آنے کے لئے کسی بیرونی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہت حقور اس سہارا بھی بہت کچھ کام کر جاتا ہے۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ اس دفعہ بھی احباب جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور کسی بڑی سے بڑی مشکل اور روکاوٹ کو سد راہ نہ بننے دیں۔ جو اصحاب ابھی سے یہ نیت اور ارادہ کر لیں گے کہ خواہ کچھ ہو۔ وہ ضرور جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے اور اس کے لئے اپنی طرف سے کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے ارادہ کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیگا۔ اور جو روکاوٹیں اس وقت انہیں نظر آرہی ہوں گی۔ انہیں دور کر دیگا۔ لیکن اگر خدا انخواستہ ان کی روکاوٹیں دور نہ ہوں۔ اور وہ جلسہ کے موقعہ پر نہ بھی آسکیں۔ تو اس طرح بھی وہ گھائے میں نہیں رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ان کی نیت اور ارادہ پر ہی انہیں وہ اجر اور ثواب عطا کرے گا۔ جو جلسہ پر شامل ہونے پر انہیں حاصل ہوتا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی طرف سے شمولیت جلسہ کے لئے کوشش کرے ہیں۔ تو ماہی نہ کی ہوگی۔ لیکن ان کے

راستہ میں چونکہ ایسے موانع حاصل ہو گئے۔ جن کا دور کرنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے اجر پانے کے مستحق ہو جائیں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جب کفار سے لڑائیاں ہوتی تھیں۔ اس وقت ہر ایک مسلمان کا جنگ کے لئے نکلنا ضروری ہوتا تھا۔ اور جو خوش قسمت اس وقت میدان جنگ میں جاتے تھے۔ ان کا کتنا بڑا درجہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اس کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اور اس شرف سے محروم رہنے والوں پر انہیں بہت بڑی فضیلت عطا کی ہے۔ مگر ساتھ ہی ان لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جنہیں حقیقی مجبوریوں اور معذوریوں نے جہاد میں شامل ہونے سے باز رکھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

لا یسئروا فی الفاعلہ

من المؤمنین غیر اولی الضرہ۔ مومنوں میں سے گھروں میں بیٹھ رہنے والے میدان جنگ میں جانے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ سوائے ان کے جو کسی تکلیف اور معذوری میں مبتلا ہوں۔

اس ارشاد خداوندی سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو کسی تکلیف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکیں۔ جہاد میں شامل ہونے والوں کے مساوی قرار دیا ہے۔ اور اپنے فضل و کرم سے ان کی معذوری کو ملحوظ رکھ کر انہیں جہاد کے ثواب اور درجہ سے محروم نہیں رکھا۔

اس زمانہ میں جیہ کہ اہل دنیا۔ دنیا پر گرے پڑتے ہیں۔ اور اسی ہندوستان میں انہی آیام میں بیسیوں اجتماع ایسے ہونگے۔ جن کی غرض و غایت محض دنیوی مفاد اور دنیوی منافع ہوگی۔ صرف دین کی خاطر جماعت اور ہمت کے جلسہ میں آنا یقیناً بہت بڑا جہاد ہے۔ اس لئے جو لوگ اس جلسہ میں شریک ہونگے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ ہے۔ جسے حاصل کرنے کی ہر ایک احمدی کو سرگرم کوشش کرنا چاہیے۔ اور جو بغیر کسی جائز اور حقیقی مجبوری اور مشکل کے آنے سے باز رہیں گے۔ ان پر آنے والوں کو بہت بڑی فضیلت حاصل ہوگی۔ لیکن جو کسی معذوری کی وجہ سے نہیں آسکیں گے۔ وہ

خدا تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے مستحق ہوں گے۔

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ کیا ہر ایک مومن کا فرض نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کی مشکلات کی پروا نہ کرتے ہوئے سالانہ جلسہ کی تقریب میں شریک ہونے کی پوری پوری کوشش کرے۔ اور اپنی کوشش کے نتیجہ کو خدا تعالیٰ کی شیت پر چھوڑ دے۔ اگر خدا تعالیٰ اسے توفیق عطا فرمائے۔ تو وہ شامل ہو کر برکات سے پرہ انداز ہو جائے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سخت مشکلات اور مجبوریوں سے راستہ نہ دیں۔ اور وہ اپنی ساری کوشش اور سعی سے ان پر غالب نہ آسکے۔ تو خدا تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر نظر رکھے۔ جو ایسے حالات میں اس کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔

اس طرح ہمازی جماعت کا کوئی شخص بھی جلسہ کے ثواب سے محروم

جلسہ سالانہ پر تین تحفے

جن کا اعلان اسی پرچہ میں صفحہ ۱۱ کے کالم سوم میں درج ہے۔ اس کو نہ بھولیں اور یہ تینوں تحفے ضرور خرید کر لیجائیں

(میلنگر)

نہیں رہ سکتا۔
نہ وہ جو بذات خود شریک جلسہ ہو اور نہ وہ جو ناقابل مجبور مشکلات اور مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔
ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ سے سالانہ جلسہ پر تشریف لانے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ اور اس کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کا بہت بڑا حصہ اپنے اس مبارک ارادہ میں ضرور کامیاب ہوگا۔ اور ان برکات کا وارث بن سکے گا۔ جو خدا تعالیٰ نے اس اجتماع سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ نہ آنے کی صورت میں صرف وہی لوگ ثواب کے مستحق ہونگے جنہوں نے اپنی طرف سے آنے کی کوشش کرنے میں کوئی

دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا ہوگا۔ لیکن جو اپنی لاپرواہی یا سستی کی وجہ سے کسی مہم اور غیر حقیقی عذر کی بنا پر نہ آسکیں گے وہ قطعاً کسی اجر کے مستحق نہ ہونگے۔

پھر ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ احباب نہ صرف خود ہی تشریف لائیں۔ بلکہ غیر از جماعت لوگوں کو بھی پوری کوشش اور سعی سے اپنے ساتھ لائیں۔ کئی دوسرے لوگ اس راستہ کی تکلیف کی وجہ سے نہ آسکتے تھے۔ جو بڑا مال اور قادیان کے درمیان کا ہے۔ مگر اس سال تو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس تکلیف کو بھی دور کر دیا ہے۔ اور امت سر سے سیدھی قادیان کو ریلوے گاڑیاں چلیں گی۔ اس وجہ سے وہ آرام آجاسکیں گے ان کی رہائش کا بھی حتی الامکان بہترین انتظام کیا جائیگا۔ پس احباب کو اس بارے میں خاص کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت اصحاب کو اپنے ساتھ لانا چاہیئے۔

دن بہت غھوڑے رہ گئے ہیں۔ اگر ابھی سے اس کے لئے بھی کوشش کی جائے گی۔ تو نتیجہ زیادہ بہتر نکل سکے گا۔ (افضل)

برگزیدہ رسول حصہ دوم

اس مبارک نام کا پہلا حصہ تین چار سال ہوئے جو برادر مہتمم منشی فضل حسین صاحب احمدی ہماجر نے آریہ سماج کی ان گندہ دہائیوں کے مقابلہ میں جو آئے دن وہ حضرت محمد مصطفیٰ فداہ روجی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں کرتے رہتے ہیں۔ شائع کیا تھا۔ جس میں حضور معلّم کی شان کو غیر مسلموں کی تحریروں سے دکھایا تھا۔ اب اس کا حصہ دوم سندرہ بالانام سے منشی صاحب موصوف نے حال میں شائع کیا ہے۔ جس میں پہلے حصہ سے بڑھ کر نادر مضامین اور نظمیں عیسائیوں۔ آریوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں کی قلم سے نقل کی گئی ہیں۔ ایسے رسالے نہایت مفید اور شان محمدی کے اظہار کے لئے ناخدا ناس ہیں۔ احباب مصنف کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس کی قیمت صرف ۵ رو علاوہ محصول ڈاک ہے۔ جو بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتا ہے۔

ہمارا نبی

گذشتہ سے پیوستہ

(۱۰۰)

سوال (۳۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اسلام قبول کرنے والوں مسلمان مردوں پر کیا سختیاں کی گئیں۔ اور کس طرح اور کس کس کے ساتھ کی گئیں؟

جواب :- مسلمانوں سے جو بدسلوکیاں کی گئیں۔ ان میں سے خاص و مثالیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں :-

اول :- حضرت بلالؓ کو جو اُمیہ کے غلام تھے۔ عین دوسرے وقت پتھر پلّی زمین پر لٹا دیا جاتا۔ اور سینہ پر پتھر رکھ دیتے۔ اور کہتے کہ اسلام چھوڑ دو۔ اگر وہ اپنی کہتے کہ خدا ایک ہے۔

دوم :- یاسر کو تو اتنی تکلیفیں دی گئیں کہ وہ شہید ہی ہو گئے۔

سوم :- عمار جو یاسر کے فرزند تھے۔ ان کو پانی میں غوطے دیے جاتے۔ جن سے ان کا دم گھٹ گھٹ جاتا تھا۔ اور وہ مرنے کے قریب ہو جاتے تھے۔

چہارم :- حضرت عثمانؓ بھی اگرچہ سحر تھے مگر بدسلوکیوں سے نہ بچے۔

پنجم :- خیاب کو دیکھتے ہوئے کونوں پر لٹا دیا جاتا تھا اور ان کے سینہ پر آدمی بیٹھ جاتے۔ تاکہ وہ کوٹ نہ لے سکیں۔ مگر اتنی جل جاتی کہ چربی نکل آتی۔ کبھی ان کے سر کے بالوں کو اتنا مروڑا جاتا۔ کہ ان کی گردن دوہری ہو ہو جاتی۔

ششم :- صہیب بن شان کو اس حد تک تکلیف پہنچائی جاتی۔ کہ ان کے ہوش و حواس جاتے رہتے۔ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہ ہوتا۔ کہ ان کے منہ سے کیا نکل رہا ہے۔

ہفتم :- ابو نکیعہ کا گلا اس حد تک گھونٹا جاتا۔ کہ ان کی زبان باہر نکل پڑتی۔ اور آنکھیں باہر نکل آتیں۔

ہشتم :- زبیر کو چٹائی میں لپیٹ کر دونوں طرف سے اس کا منہ بند کر کے اندر دھواں پہنچایا جاتا۔

نہم :- سعید کو جو حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے اسلام لانے سے قبل حضرت عمرؓ رسیوں سے باندھ کر مارا

کرتے تھے۔ مگر ان تمام اذیتوں پر بھی کسی کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔

سوال (۳۹) مسلم خواتین کی تکالیف و مصائب کی چند مثالیں بیان کرو۔ اسلام کی راہ میں سب سے پہلے کون خاتون شہید ہوئیں؟

جواب :- چار مسلم خواتین کی مصائب کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :-

اول :- سمیہ جو حضرت یاسرؓ کی بیوی تھیں۔ اپنے خاوند کی ایذا میں دیکھ کر اندام کے لئے آگے بڑھیں۔ مگر ظالم ابو جہل نے برچھیا مار کر انہیں وہیں شہید کر دیا۔ یہ پہلی خاتون تھیں۔ جو اسلام کی راہ میں شہید ہوئیں۔

دوم :- لبنیہ جو حضرت عمرؓ کی کنیز تھیں۔ حضرت عمرؓ ایک بار دھند مارنے مارنے سے تھک گئے۔ تو کہنے لگے کہ میں رحم کی وجہ سے نہیں مارا۔ بلکہ غصہ کیا ہوا دم لے کر پتھر ماروں گا۔

سوم :- اپنی حقیقی بہن فاطمہ کو حضرت عمرؓ نے اسلام لانے پر مار مار کر ہوا ہوا کر دیا۔

چہارم :- زبیرہ کو ابو جہل نے اس قدر مارا۔ کہ وہ بیچاری اندھی ہو گئی۔ اس پر ابو جہل کہنے لگا کہ تو لات و عزی کو بڑا کہتی تھی۔ اس واسطے اندھی ہو گئی ہے۔ اس نے سوننا ثبات سے جواب دیا۔ کہ انہیں تو خود کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ کس طرح اندھا کر سکتے ہیں؟

سوال (۴۰) مکہ والوں کی ایذاؤں سے مسلمانوں پر کیا اثر ہوا؟

جواب :- سارا مکہ مسلمانوں کو دنیا سے مٹا دینے پر تلا ہو اٹھا۔ لیکن مسلمانوں کا استقلال اور استقامت ایسی تھی۔ گویا وہ سب خدا کے واحد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اس لئے مسلمانوں نے مکہ والوں کی ایذاؤں کی پرواہ نہ کی۔

(خانصاحب) عبد الحمید خاں عدالتی

العام

جاسہ سالانہ پر تین تحفے

جلد پر آنے والے احباب کو مندرجہ ذیل تین تحفے دفتر فاروق سے بیکر جانا چاہیے۔ اپنی یادداشت میں یہ تحفے خریدنے ضرور درج کر لیں۔

تحفہ ستریاں

(ایڈیٹر فاروق کی قلم سے)

فاسقین خلافت و منکرین صداقت مستری فضل کریم البیہ ستر معروف بہ نشین سیویاں والے کے فتنہ کی اصل حقیقت اور ان کے آغاز و انجام کی مفصل کیفیت اور دعوت مباحہ کا بروئے قرآن و شریعت تفسیر و تحریرات حضرت مسیح موعودؑ تحقیقی ناقابل تردید فیصلہ جن کا جواب ستر یوں اور ان کے تمام حمایتیوں سے بھی ناممکن ہے۔ مع ان کے اعتراضات کی تردید کے اس تحفہ میں موجود ہے۔ قیمت صرف ۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

چشمہ ہدایت

(ڈاکٹر نور محمد صاحب اسٹنٹ سرجن)

آریوں اور دہریوں کے تین مسائل کا عقلی و علمی مشاہدہ اور سائنس کی روش سے خاموش کن جواب۔ پہلا ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت۔ دوسرا روح و مادہ کے مخلوق ہونے کا ثبوت اور غیر مخلوق ہونے کی تردید۔ تیسرا مسئلہ تنازع کی ایسی بے مثال اور لا جواب تردید۔ جس کے جواب سے آریہ عاجز ہیں۔ قیمت صرف ۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

تنقید صحیح

(از خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل)

مذہب نبویؐ اور اہل بیت کی طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ایک کتاب میسج سے شائع ہوئی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تکذیب اور بات اور بہاء اللہ کے لچر و چوچ دعویٰ کا ثبوت دیا گیا تھا۔ اسکی مندرجہ عنوان کی کتاب میں ایسی مکمل اور مدلل تردید کی گئی ہے۔ کہ بہاء اللہ بھی اس کے جواب سے عاجز ہے۔ قیمت ۸ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ :- تینوں تحفے خریدنے پر صرف ایک روپیہ میں ملینگے۔
المسلمین :- منبر اخبار فاروق قادیان پنجاب

（※）

اب قادیان میں خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ریلوے لائن تیار ہو گئی ہے۔ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء سے ریل جاری ہو چکی ہے۔ جن احباب کو مکانات کے لئے اسطرف زمینوں کی ضرورت ہو۔ انکی اگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بورڈنگ ہائی سکول کے پیچھے ایک دوست کی قابل فروخت اراضی موجود ہے جو مسجد نور سے چکر دو تین منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خواہشمند احباب جو جلسہ پر آئیوالے ہوں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر پسند کر لیں جو جلسہ پر نہ آسکیں۔ وہ بذریعہ خط و کتابت شہر سے فیصلہ کریں۔ قیمت اراضی کی حیثیت پر پسند آنیکے بعد مقرر کیجائیگی۔ اس میں پھر کوئی کمی بیشی نہ ہوگی۔ اور ایک کنال سے کم کوئی قطعہ نہ فروخت

(۴) علاوہ اس جائیداد کے اگر میری وفات کے بعد کوئی اور مرد کہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی :

(۵) میری ماہوار آمد بصورت ملازمت $\frac{1}{4}$ ہے میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا بھی $\frac{1}{4}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا :

(۶) اراضی کی پیداوار کا بھی $\frac{1}{4}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - $\frac{1}{4}$ ۱۳۲۲ :

العبد: فضل احمد محرر لوکل قند سیالکوٹ :

گواہ شد :- محمد حسین سیکڑی و صاحب سیالکوٹ :

گواہ شد :- بقلم خود حسن الدین سپر فضل دین سہٹ باجوہ

پیشی لوکل قند سیالکوٹ :

میں عصمت اللہ ولد میاں نظام الدین قوم راجپوت
 چند عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن
 گجرات ڈاک خانہ و تحصیل ضلع گجرات حال بابل گنج
 ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا خیر و اگراد آج
 بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس
 وقت میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ سواری
 دروازہ گجرات ہے۔ جس کی قیمت سکا اندازہ ۸۰۰۵
 روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۲ حصہ کی وصیت بحق
 صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بھروسہ و وصیت
حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور قاجان
کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ و وصیت کردہ
سے منہا کر دیجائیگی +

۳۱) اگر میری وفات پر میری جائیداد کوئی اور
مزید ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکے
میں $\frac{1}{2}$ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد:- عصمت اللہ بقلم خود موصی باہل گنج فصیح منشا کری۔
گواہ نشد:- ڈاکٹر محمد اشرف ایسر میاں عصمت اللہ۔

میں امتہ السلام زوجہ سید محمود احمد عمر ۲۰ سال بیعت
۲۱ مارچ ۱۹۲۶ء ساکن سلاوازی تحصیل قلعہ ہشتیا پور
بنگالی ہوش و ہواس بلا تیرہ گراہ آج بتاریخ ۸ -
اگست ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
۱۱ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو -
اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن
احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل کر کے رسید حاصل
کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی +
(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - زیورات
قیمتی مار - ہر مار - میزبان کل مار -

العيد :- امته السلام زوجه سيد محمود احمد *
 نواب شه :- سيد محمود احمد خاوند موسيه *

گواهند شد: - عبدالعزیز ولد میراں بخش سنگاوه ضلع جالندھر
بقلم خود

میں فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ بابوہ پیشہ
لازمت عمر قریباً ۳۴ سال بیعت اپریل ۱۲۳۳ء ساکن
تلونڈی عنایت خاں ضلع ریا لکوٹ بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج تبارتخ ۱۲/۱۳ کو حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں :

(۱۱) سیرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ہو -
 اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
 (۱۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ
 صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ
 کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت
 حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

۱۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۶۰ کنال
اراضی بارانی واقع تلوٹڈی عنایت خاں قیمتی ۱۶۰ روپیہ
اور ۸ کنال اراضی نہری واقعہ چک ۳۷ تلوٹڈی بہانگ
خفیل ٹویہ ٹیک سنگھ ضلع لاہل پر قیمتی ۲۰۰۰ روپیہ
مکان سکونی واقعہ تلوٹڈی عنایت خاں قیمتی ۶۰۰ کا ۱ حصہ
مکان مذکور میرا اور میرے دیگر دو بھائیوں کا مشترکہ

(رضاء الاسلام پبلشرز، قادیان) بیروت و سلیمانہ کے قادیان برادرانہ ادارے